خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ | 30۔ اکتوبر 1996ء

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 248 | بدھ 16 جمادی الثانی ۔ 1417ھ 30 اخاء 1375 ہش 30 اکتوبر 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناقص اعمال اللہ تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے

جو شخص سچائی اختیار کرے گا کبھی نہیں ہو سکتا کہ ذلیل ہو اس لئے کہ وہ خدا تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کی حفاظت جیسا اور کوئی محفوظ قلعہ اور حصار نہیں لیکن ادھوری بات فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ جب پیاس لگی ہوئی ہو تو صرف ایک قطرہ پی لینا کفایت کرے گا یا شدت بھوک کے وقت ایک دانہ یا لقمہ سے سیر ہو جاوے گا۔ بالکل نہیں بلکہ جب تک پورا سیر ہو کر پانی نہ پئے یا کھانا نہ کھالے تسلی نہ ہو گی اسی طرح پر جب تک اعمال میں کمال نہ ہو وہ ثمرات اور نتائج پیدا نہیں ہوتے جو ہونے چاہئیں ناقص اعمال اللہ تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے۔ اور نہ وہ بابرکت ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہی وعدہ ہے کہ میری مرضی کے موافق اعمال کرو پھر میں برکت دوں گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بعض لوگ فطرتاً ہی ایسے پیدا ہوتے ہیں کہ وہ بعض گناہوں پر قادر ہی نہیں ہو سکتے۔ ممکن ہے کہ بعض سادہ لوح انسان ایسے بھی ہوں کہ جنہوں نے عمر بھر میں کوئی بھی گناہ نہ کیا ہو۔ پس صرف ترکِ ذنوب ہی نیکی کی شرط نہیں بلکہ کسبِ خیر بھی اعلیٰ جزو ہے۔ کوئی انسان کامل نہیں ہو سکتا جب تک دونو قسم کے شربت پی نہیں لیتا۔ سورۂ دہر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ایک شربت کافوری ہوتا ہے اور دوسرا شربت زنجبیلی۔ مقربوں اور برگزیدہ لوگوں کو دونو شربت پلائے جاتے ہیں۔ کافوری شربت کے پینے سے انسان کا دل ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور گناہ کے قویٰ ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں کافور میں گندے مواد کے دبانے کی تاثیر ہے۔ پس وہ لوگ جن کو شربتِ کافوری پلایا جاتا ہے۔ ان کے گناہ والے قویٰ بالکل دب ہی جاتے ہیں اور پھر ان سے گناہ کا ارتکاب ہوتا ہی نہیں اور ایک قسم کی سکینت جس کو شانتی کہتے ہیں میسر آجاتی ہے اور ایک نور پانی کی طرح اترتا ہے جو ان کے سینے میں سے سارے گندوں کو دھو ڈالتا ہے اور سفلی زندگی کے تمام تعلقات ان سے الگ کر دیئے جاتے ہیں اور گناہ کی آگ کی بھڑک ہمیشہ کے واسطے ٹھنڈی پڑ جاتی ہے۔ مگر یاد رکھو صرف یہی امر نیکی اور خوبی نہیں ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 562)

خدا تعالیٰ کی خاطر خرچ کرنے سے مال بڑھتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

اللہ تعالیٰ یہ نہیں کہتا کہ تم اپنا سارا مال میری راہ میں خرچ کر دو بلکہ یہی کہتا ہے کہ (۔) جو ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے کچھ ہمیں دو۔ لیکن عجیب بات ہے کہ اس میں سے بھی خدا کی راہ میں دینے سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے کہ ایک شخص کسی کو ایک روپیہ دے اور اسے کہے کہ اس میں سے تم دو پیسے تو مجھے لا دینا اور باقی اپنے پاس رکھ لینا لیکن وہ کہہ دے کہ میں تمہیں اس میں سے کچھ نہیں دوں گا پورا روپیہ اپنے ہی پاس رکھوں گا۔ اگر کوئی ایسا کرے تو یقیناً تمام لوگ اس پر لعنتوں کا مینہ برسائیں گے۔ مگر بہت ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں اموال دے کر کہتا ہے کہ اس میں سے کچھ میرے راستہ میں بھی خرچ کرو مگر وہ کہتے ہیں کہ کیا ہماری ضرورتیں کم ہیں کہ تیرے لئے خرچ کریں۔ اگر ایسے لوگ سوچتے کہ ہمیں تو یہ سب کچھ دینے والا ہی یہ کہہ رہا کہ کچھ میری راہ میں دو تو وہ ضرور دے دیتے کیونکہ وہ تو سارا بھی لے سکتا ہے مگر بہت کم ہیں ایسے لوگ جو اس بات کو سوچتے اور خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ دو پیسے یا تین پیسے فی روپیہ چندہ مانگا جائے تو شور مچا دیتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں تم سے انجمن اپنے لئے نہیں کچھ مانگتی بلکہ خدا کے لئے مانگتی ہے اور جو کچھ تم سے لیا جاتا ہے وہ خدا کی راہ میں صرف ہوتا ہے۔ پس جس نے تمہیں ایک روپیہ دیا ہے اس کے لئے اس میں سے تین پیسے دینا کہاں کی موت ہے۔ ایسا شخص سوچے کہ مجھے سوا پندرہ آنے جو مل گئے ہیں کیا یہ کم ہیں۔ وہ اس پر کیوں گھبراتا ہے کہ مجھے تین پیسے دینے پڑے۔ اللہ

باقی صفحہ 7 پر

آپس میں محبت کرو اور ایک دوسرے کے لئے غائبانہ دعا کرو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح

○ مکرمہ عطیہ لطیف صاحبہ بنت مکرم لطیف احمد سنوری صاحب زعیم اعلیٰ انصاراللہ راولپنڈی کا نکاح مبلغ ساٹھ ہزار روپے حق مہر پر 12۔ جولائی 1996ء کو بعد جمعہ مکرم فاتح الدین احمد صاحب ابن مکرم بشیرالدین احمد صاحب آف اسلام آباد کے ساتھ محترم مجیب الرحمان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے بیت الحمد میں پڑھا۔ مکرم فاتح الدین احمد صاحب محترم مولانا چراغ الدین صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے اور احمدیت کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

ولادت

○ مکرم احمد وقار صاحب ٹوکیو (جاپان) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 15۔ اکتوبر 1996ء کو بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام "ہاشم طلحہ وقار" تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب وقار سیکرٹری دعوت الی اللہ پشاور کا پوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک و خادم دین بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مورخہ 20 ستمبر 1996ء کو مکرم چودھری لطیف احمد صاحب ولد چودھری بشیر احمد صاحب (وفات یافتہ) سکرٹری وقف جدید ضلع سیالکوٹ ساکن گھٹیالیاں ایک حادثہ میں انتقال کر گئے۔

آپ اپنے بھٹہ خشت نزد گھٹیالیاں سے حضرت صاحب کا خطبہ ڈش پر سننے کے لئے اپنی موٹر سائیکل پر واپس گھر آ رہے تھے کہ ایک گاڑی کی زد میں آکر شدید زخمی ہو گئے اور موقع ہی پر وفات پا گئے۔ آپ کی عمر 57 سال تھی۔ مورخہ 21 ستمبر 1996ء دن کے 10 بجے محترم خواجہ ظفر احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ نے ان کا جنازہ پڑھایا اور تدفین کے بعد دعا کروائی جس میں گھٹیالیاں اور علاقہ کے کثیر التعداد احباب نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم محبوب احمد صاحب طاہر اسلام آباد کی بیٹی انعم مناہل وقف نو عمر سوا سال چند دن بیمار رہ کر اللہ کو پیاری ہو گئی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل عطا کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

30- اخاء 1375 ھش   30 - اکتوبر 1996ء

نیکی کرنے اور بدی سے رکنے کی تلقین

نصیحت کرنا ایک مستحسن بات ہے کیونکہ نصیحت کر کے دوسروں کو بدی سے روکا جاتا ہے اور بدی سے رک جانا ہی انسان کی انفرادی زندگی اور اجتماعی زندگی کو بہتر بنا سکتا ہے۔ لیکن نصیحت کرنا صرف اسی صورت میں مفید ثابت ہو سکتا ہے کہ جس بات کی تلقین کی جا رہی ہے وہ نصیحت کرنے والے میں موجود ہو۔ کہتے ہیں کہ دل سے دل کو راہ ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب ایک دل سے بات نکلتی ہے تو دوسرے دل میں پہنچ جاتی ہے۔

اگر انسان خود تو ایک نیکی کی طرف مائل نہ ہو لیکن دوسروں کو اس کی طرف بلائے تو نتیجہ خاطر خواہ نہیں ہو سکتا۔ اس بات کا امکان تو ہے کہ آپ لوگوں سے کچھ کہیں اور وہ اچھی بات ہو تو لوگ آپ کے متعلق جانے بغیر اس بات کو اپنا لیں اور نصیحت کا اثر ہو جائے لیکن بہتر طریق یہی ہے کہ آپ ایسی بات کی تلقین کریں یا ایسی نیکی کی طرف بلائیں جو آپ میں بھی موجود ہے تاکہ نہ صرف آپ کے الفاظ بلکہ آپ کا کردار بھی لوگوں کو اس نیکی کی طرف کھینچے۔

ہم میں سے اکثر اس بات پر تو آمادہ ہوتے ہیں کہ دوسروں کو بدی سے روکیں لیکن اکثر ایسے ہیں جو یہ جاننے یا سوچنے کی کوشش نہیں کرتے کہ وہ خود بھی اس بدی سے رکتے ہیں یا نہیں۔ پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ دوسروں کو نیکی کی تلقین کی جائے تو پہلے اپنے آپ میں اس نیکی کو قائم کر لیا جائے۔ بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ اپنے آپ میں نیکی کو قائم کر لینے کا یہ بھی فائدہ ہے کہ زبان سے لوگوں کو نہ بھی کہا جائے تو وہ ہمارا کردار دیکھ کر نیکی کی طرف مائل ہو جائیں گے۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ نیکوں کی صحبت انسان کو نیک بناتی ہے۔ نیک لوگ باتیں بھی نیکی کی کرتے ہیں اور کام بھی نیکی کے۔ اس لئے جو شخص ان کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے وہ نیکی کی باتیں سنتا بھی ہے اور نیکی کی باتیں دیکھتا بھی ہے اور اس طرح اس پر نیکی کا اچھا اثر پڑتا ہے۔

پس خود بدیوں سے بچنا اور نیکیوں کی طرف مائل ہونا ہی ایک ایسی بات ہے جو دوسروں کو بھی اس پر مائل کر سکتی ہے۔ ویسے تو کہتے ہیں کہ یہ نہ دیکھو کہ کون کیا کہتا ہے بلکہ یہ دیکھو کہ وہ کہتا کیا ہے۔ اگر کوئی شخص نیکی کی طرف بلاتا ہے اور اس کی ذات میں وہ نیکی موجود نہیں ہے تو ہمیں کیا۔ ہمیں اس نیکی کو اختیار کرنے سے جو فائدہ ہو گا وہ ضرور حاصل کر لینا چاہئے۔ اگر ہم یہ دیکھتے رہیں کہ کہنے والے میں وہ نیکی ہے یا نہیں تو یہ بات ہماری اپنی محرومی کا باعث ہو گی۔ لیکن بہرحال نصیحت کرنے والوں کے لئے یہ زیادہ بہتر صورت ہے کہ وہ اپنی بدیوں کو دور کریں خود نیکی کی طرف مائل ہوں اور پھر دوسروں کو بدیوں سے رکنے کی تلقین کریں اور انہیں نیکیوں کی طرف توجہ دلائیں۔ اگرچہ نصیحت کرنا آسان ہے اور اس پر عمل کرنا مشکل لیکن ایک دوسرے کو نصیحت کرنے سے ہی معاشرے کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم خود بدیوں سے رکیں نیکیاں کریں اور دوسروں کو بدیوں سے رکنے اور نیکیاں کرنے کی تلقین کریں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

رات کو تاریک سے تاریک تر ہونے تو دو
زندگی پر درد و غم کا کچھ اثر ہونے تو دو
روشنی ہوگی تو ڈھل جائیں گے سارے دل کے داغ
پَو ابھی پھٹنے کو ہے نورِ سحر ہونے تو دو

ابوالاقبال

○

تمہاری فُرقت میں حشر لاکھوں ہمارے دل میں اُٹھا کریں گے
جِگر بھی خُوں ہو گا آنکھ سے بھی ہماری دریا بہا کریں گے

تِری محبّت کی بات بڑھ کر اگرچہ دار و رَسَن کو پہنچے
جو عہد ہم کر چکے ہیں تجھ سے وہ عہدِ اُلفت وفا کریں گے

وہی خلش ہے وہی تپش ہے وہی ہے جب روگ ان کے دل کا
تو لوگ کاہے کو اپنے دُکھ کا تمہیں مسیحا کہا کریں گے

بنے گی جب فرش رہ تمہاری ہماری تُربت کی خاک یارو
تو پیشوائی کو شوق سے ہم غبار بن کر اُٹھا کریں گے

نہ ڈھونڈنے سے بھی جب ملے گی کرن کہیں روشنی کی ہم کو
خود اپنے دل میں ترے تصوّر سے ہم اجالا کیا کریں گے

نصَیر محفل میں ان کی مانا گذر ہمارا کبھی نہ ہو گا
ہماری اُلفت کے تذکرے تو وہاں ہمیشہ ہوا کریں گے

پروفیسر نصیر احمد خاں

تحریک جدید کے اعلانات

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنے قرب میں آگے بڑھنے کا تحریک جدید کے ذریعہ ایک عظیم الشان موقعہ عطا فرمایا ہے اس کو ضائع مت کرو۔ آگے بڑھو اور خدا تعالیٰ کے ان بہادر سپاہیوں کی طرح جو جان و مال کی پروا نہیں کیا کرتے۔ اپنا سب کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دو اور دنیا کو یہ نظارہ دکھا دو کہ بے شک دنیا میں دنیاوی کامیابیوں اور عزتوں کے لئے قربانی کرنے والے لوگ پائے جاتے ہیں مگر محض خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرنے والی جماعت آج دنیا کے پردے پر سوائے احمدیہ جماعت کے اور کوئی نہیں۔ وہ اس راہ میں قربانی کا ایسا امتیازی رنگ رکھتی ہے جس کی مثال دنیا کی اور قوم پیش نہیں کر سکتی۔"

"نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں کہ چھوڑا جائے جو لوگ ملازمت میں ایک دن پہلے شامل ہوتے ہیں وہ ساری عمر سینئر رہتے ہیں اسی طرح یہ سمجھ لو کہ خدا کے انعام پہلے اس پر ہوں گے جو پہلے شامل ہوتا ہے۔"

گویا جلد ادائیگی آپ کو روحانی طور پر ایک اعلیٰ مقام پر پہنچانے کا موجب ہوتی ہے پھر اس میں تاخیر کیوں روا رکھی جائے۔

○ "پس میں جماعت کے نوجوانوں کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ تحریک جدید کی اہمیت کو سمجھیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے جو عظیم الشان ذمہ داریاں ان پر عائد ہوتی ہیں ان پر غور کریں اور وہ پہلے سے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کریں اور جو نوجوان کسی وجہ سے اب تک اس تحریک میں حصہ نہیں لے سکے وہ اب وعدے لکھائیں اور جہاں تک ان سے ممکن ہو سکے زیادہ سے زیادہ قربانی کریں"۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

خلافت لائبریری-ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت حافظ نبی بخش صاحب

حضرت حافظ نبی بخش صاحب کے حالات زندگی کا ایک حصہ پہلے پیش کیا جا چکا ہے اب کچھ اور حالات ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں۔ (ادارہ)

"ایک دفعہ میں کمزوری نظر کی شکایت لے کر حضرت امام جماعت اول کی خدمت میں علاج دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوا۔ تو حضرت امام اول نے فرمایا۔ شاید موتیا اترے گا۔ میں بہت ہی پریشان اور مضطرب حال ہوا۔ (اور ان کے رقعہ پر) اور ڈاکٹروں (جناب ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب اور ڈاکٹر محمد حسین صاحب) سے بھی آنکھوں کا معائنہ کرایا۔ سب نے یہی کہا کہ پانی اترے گا۔ جس پر میں اور پریشان ہوا اور حضرت بانی سلسلہ کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام حال زبانی عرض کیا حال عرض کرنے سے پہلے چونکہ میں دیر کے بعد آیا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ آپ دیر سے آئے ہیں۔ میں نے کہا حضرت میری آنکھیں دکھتی ہیں) آپ نے (فرمایا ٹھہرو اور اسی وقت (سب تعریف اللہ کے لئے ہے) پڑھ کر آنکھوں پر (پھونک دی اور) دست مبارک پھیر کر فرمایا کہ میں دعا کروں گا۔ اس کے بعد نہ وہ موتیا اترا اور نہ وہ کم نظری ہی رہی۔

ملک حبیب الرحمان صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت والد صاحبؓ کی شادی گاؤں ہی میں محترمہ عظیم بی بی صاحبہ دختر چوہدری غلام غوث صاحب قوم گگے زئی سے ہوئی تھی ہمارے ماموں علی الترتیب چوہدری غلام علی صاحب' چوہدری کرم الٰہی صاحب اور چوہدری نور الٰہی صاحب اور ہمارے نانا غلام غوث صاحب احمدی تھے۔ سب وفات پا چکے ہیں اور والدہ صاحبہ چوہدری کرم الٰہی صاحب سے بڑی تھیں۔ وہ باوجود ان پڑھ ہونے کے اعلیٰ پایہ کی موحد اور شرک سے پرہیز کرنے والی تھیں۔ وہ نہایت ہی نیک صابرہ' بااخلاق اور سلقیہ شعار خاتون تھیں۔ میں نے ہوش سنبھالنے کے بعد ایک لمبا عرصہ حضرات والدین کے تعلقات کا جائزہ لیا۔ دونوں میں کبھی دیر پا رنجش نہیں دیکھی۔ یعنی بعض امور میں اختلاف رائے ہوا لیکن جلد ہی یکجہتی پر ختم ہو گیا۔ وہ تمام اقارب سے محبت و رواداری سے پیش آتیں۔ اور ہمیشہ ہی حسب استطاعت عمدہ کھانا تیار کر کے اقارب وغیر اقارب مہمانوں کی خوشنودی کا باعث بنتیں۔ بڑے بھائی حکیم فضل الرحمان صاحب امامت ثانیہ کے ابتدائی واقفین زندگی میں سے تھے اور تاریک براعظم افریقہ میں جسے "سفید آدمی کی قبر" سے بھی پکارا جاتا تھا۔ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر کے بعد دوسرے مربی مقرر ہوئے تھے۔ اور پہلی بار آٹھ سال متواتر وہاں مقیم رہے تھے۔ عورتیں رقیق القلب ہوتی ہیں اور بچپن میں دو بڑے بچوں کے صدمات بھی پہنچ چکے تھے اس لئے حکیم صاحب کی مفارقت کی وجہ سے بہت بے چینی محسوس کرتی تھیں۔ لیکن کبھی ایک بار بھی فرمائش نہیں کی کہ انہیں بلوا دیا جائے۔ حالانکہ اندر ہی اندر وہ اس غم سے گھل رہی تھیں۔ چونکہ وہ بہت بیمار رہنے لگیں اور چھ سات بار انہیں کاربنکل نکلا اور بالآخر مہلک ثابت ہوا۔

ان کی شدید علالت کے پیش نظر عزیزوں نے مشورہ کیا کہ حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کر کے بھائی صاحب کو واپس بلا لیا جائے اور والدہ صاحبہ کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے سختی سے روکا اور فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ واپس آ جائے گا۔ اور حکیم صاحب کا ذکر ہونے پر. نہایت خندہ پیشانی سے فرماتیں کہ میرا بیٹا دین کی خاطر گیا ہوا ہے مجھے گھبرانے کی کیا ضرورت ہے۔ سو بیٹے کی ملاقات کا شوق گویا دل میں لے کر جنت کو سدھار گئیں اور بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہیں۔

حضرت حافظ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بابرکت اولاد سے نوازا۔ اور ایک بیٹے کی وفات پر رضاء بالقضاء کا بہترین نمونہ دکھانے کی وجہ سے حضرت بانی سلسلہ کی خاص دعائیں لینے کا موقعہ پایا۔ آپ بیان کرتے ہیں:۔

"1906ء کا واقعہ ہے کہ میرا لڑکا عبدالرحمان نامی جو ہائی سکول میں (ساتویں جماعت میں) تعلیم پاتا تھا ماہ مئی میں بعارضہ بخار محرقہ و سرسام تین چار دن بیمار رہ کر قادیان میں فوت ہو گیا۔ اس وقت میں فیض اللہ چک میں تھا کیونکہ میں اس وقت ملازم تھا اور رخصت پر گھر آیا ہوا تھا۔ فیض اللہ چک میں اس کی بیماری کی خبر پہنچی تو میں فوراً قادیان آگیا۔ علاج حضرت امام اول فرما رہے تھے۔ میں بچہ کی حالت دیکھ کر حضرت بانی سلسلہ کے گھر پہنچا۔ دستک دی تو آپ باہر تشریف لائے۔ میں نے بچہ کی حالت سے اطلاعاً عرض کی۔ آپ فوراً اندر تشریف لے گئے اور چار پانچ گولیاں لا کر مجھے عنایت فرمائیں اور فرمایا کہ ابھی جا کر ایک گولی پانی میں گھول کر دے دو اور پھر مجھے اطلاع دو۔ میں دعا بھی کروں گا۔ چنانچہ میں نے اسی وقت آ کر گولی پانی میں گھسائی اور بچے کو دی۔ چونکہ بچہ کی حالت نازک ہو چکی تھی۔ گولی اندر ہی نہ گئی بلکہ منہ سے ادھر ادھر نکل گئی اور بچہ فوت ہو گیا۔ حضرت امام اول نے جنازہ پڑھایا اور میں نے نعش کو فیض اللہ چک لے جانے کی اجازت طلب کی۔ جو دے دی گئی۔ میں اور دیگر احباب جو میرے ساتھ موجود تھے واپس فیض اللہ چک چلے گئے۔ میں پھر آمدہ جمعہ کے دن جمعہ پڑھنے کے لئے قادیان آیا۔ حضرت بانی سلسلہ بیت مبارک کے محراب میں جو کھڑکیاں درمیان میں موجود تھیں وہاں تشریف فرما تھے۔ جب سیڑھیوں سے بیت میں گیا تو آپ کی نظر شفقت مجھ پر پڑ گئی تو فرمایا کہ آگے آ جاؤ۔ وہاں پر بڑے بڑے ارکان حضرت صاحب کے حلقہ نشین تھے۔ آپ کا فرمانا تھا کہ سب نے میرے لئے راستہ دے دیا۔ آپ نے میرے بیٹھتے ہی فرمایا کہ میں نے معلوم کیا ہے کہ آپ نے اپنے بچے کی وفات پر بڑا صبر کیا ہے۔ (میری کمر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ) میں نعم البدل کے واسطے دعا کروں گا چنانچہ اس کا نعم البدل آپ کی دعا سے مجھے لڑکا عطا ہوا۔ جس کا نام فضل الرحمان حکیم ہے جو اس وقت بحیثیت مربی گولڈ کوسٹ سالٹ پانڈ اور لیگوس میں دعوت الی اللہ کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بچے کو بھی سچی قربانی کی توفیق بخشے اور سلسلہ کا سچا خادم و مربی ہووے۔

خاکسار مؤلف نے حضرت حافظ صاحب کو بوجہ قرابت نہایت قریب سے آخری نو سالوں میں دیکھا ہے اور محترم چچا ملک عطا محمد صاحب کی وفات کے بعد آخری چھ سالوں میں آپ کی خدمت کے لئے کثرت سے آپ کے پاس حاضر ہوتا تھا۔ آپ آخری چھ سالوں میں بڑھاپے کے ساتھ ریڑھ کی ہڈی کی تپ دق میں مبتلا رہے۔ آنکھوں سے قریباً معذور ہو چکے تھے اور فریش تھے۔ ایک ہاتھ پر زخم تھا جو مندمل نہیں ہوتا تھا۔ اور ایک حجام ہاتھ کا علاج کرتا تھا۔ بڑھاپے اور معذوری کے ساتھ قریب میں آپ کو اپنی چھوٹی جواں سال صاحبزادی کی بیوگی کا صدمہ بھی برداشت کرنا پڑا اور پانچ بچے یتیم ہو گئے تھے۔ بڑے فرزند مغربی افریقہ میں تھے جن کی آمد کا انتظار سالہا سال سے تھا۔ اور نیک فرزند خصوصاً فرزند اکبر بہت بڑا سہارا ہوتا ہے۔ اس کے بعد کا بھی آپ پر اثر ہو گا۔ ان حالات میں بھی میں نے آپ کو حد درجہ صابر راضی بہ قضا اور ہشاش بشاش پایا۔ خاکسار قریباً پون سال تک حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی خدمت میں اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری اور ایڈیشنل پرائیویٹ سیکرٹری اور پھر قریباً سوا تین سال تک پرائیویٹ سیکرٹری رہا۔ آپ ایک شفیق باپ ہونے کی وجہ سے اور پھر اپنی معذوری اور بڑھاپے کی وجہ سے چاہتے تھے کہ حکیم فضل الرحمان صاحب کی مراجعت ہو اور آپ کا دل ان کی ملاقات سے ٹھنڈا ہو۔ اور آپ خاکسار سے اس بارے میں دریافت کرتے رہتے تھے کہ حکیم صاحب کی طرف سے کیا اطلاع آئی ہے اور حضرت صاحب نے کیا ارشاد فرمایا ہے۔ اور میں صورت حال سے آگاہ کرتا تھا۔ حضرت صاحب نے حکیم صاحب کو ہوائی جہاز سے واپس آنے کا حکم بھیجا۔ لیکن مخالفین کے ساتھ عدالت میں جو مقدمہ چل رہا تھا حکیم صاحب اس کے اختتام کے منتظر تھے۔ اور اس کی وجہ سے آپ کی واپسی میں تاخیر ہوتی رہی۔ حتیٰ کہ اس شدید انتظار میں جو لازماً اشد من الموت ہو گا آپ مرفوع الی اللہ ہو گئے۔ باپ بیٹے دونوں کا صبر قابل داد تھا حافظ صاحب پدری جذبہ سے مجبور ہو کر خاکسار سے دریافت تو کرتے لیکن اس بات کے شدید مخالف تھے کہ ان کی طرف سے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کیا جائے اور اس سے روکتے تھے۔

آپ معذوری سے قبل دار الفضل کے سیکرٹری تعلیم و تربیت تھے۔ آپ کی وصیت کی تصدیق میں مرقوم ہے کہ "محلہ دار الفضل کے سیکرٹری تعلیم و تربیت ہیں اور باوجود پیرانہ سالی کے خوب کام کر رہے ہیں (ریکارڈ بہشتی مقبرہ) اقارب سے محبت رکھتے تھے۔ خوش خلق تھے۔ حضرت بانی سلسلہ کی باتیں سناتے تھے۔ قوم گگے زئی میں قریب عرصہ تک یہ طریق رہا ہے کہ اپنی قوم سے باہر رشتہ ناطہ نہیں کرتے تھے خصوصاً لڑکیوں کا۔ لیکن آپ نے تیس پینتیس سال قبل اپنی دو صاحبزادیوں کی شادیاں اپنی قوم سے باہر کر کے بہت ہمت سے اس غیر دینی پابندی کی زنجیر کو توڑنے میں مسابقت کا رنگ پیدا کیا۔ میں نے حرص و آز غیبت اور غصہ وغیرہ عیوب سے آپ کو بالکل مبرا پایا۔ آپ کے اخلاق طیبہ کی خنکی اور برودت آپ کی وفات پر ایک ربع صدی گزرنے پر بھی میرے قلب و دماغ پر چھائی ہوئی ہے۔

آپ کی بزرگی اور خلق کریم کے باعث اقارب اور احباب جماعت میں آپ کا احترام تھا۔ خاکسار کے والد محترم نے بتایا کہ حافظ صاحب نے اپنے برادر زادہ ملک عبدالحی صاحب کی ملازمت کے تعلق میں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب سے عرض کیا اور یہ بھی کہا کہ ہمارے قدر کرنے والے (یعنی حضرت بانی سلسلہ) نہیں رہے۔ اس سے صاحبزادہ صاحب کے قلب صافی پر گہرا اثر ہوا اور آپ نے ملک صاحب کو جمشید پور کی طرف ملازم کروا دیا۔ اور یہ ملازمت بعد کی اعلیٰ ملازمت میں بہت معاون ثابت ہوئی۔ آپ کو بطور (رفیق) ایک مشاورت میں شرکت کا موقعہ بھی ملا تھا۔

2 آپ کے فرزند ملک حبیب الرحمان صاحب بیان کرتے ہیں:۔

حضرت والد صاحب توانا مرد نظر آتے تھے۔ قد درمیانہ' بھرا ہوا دوہرا جسم (معمولی) سانولا رنگ' حیاء مجسم' چہرہ پر رعب شکیل' اور داڑھی سے مزین' نرم خو' بزرگانہ اور مشفقانہ شکل) آواز پر شکوت یا اللہ خیر" تکیہ کلام تھا۔

حضرت والد صاحب اپنی ملازمت کے دوران میں ضلع امرتسر کے مقام جنڈیالہ اور دو ایک اور مقامات اور ضلع ساہیوال (سابق منٹگمری) میں بمواضعات سوبھا رام' ملکہ ہانس' تلہ کمبو' سنتوکھ اور بصیر پور وغیرہ متعین رہے۔ گو آپ کی ملازمت معمولی یعنی پٹواری کی حیثیت سے تھی لیکن آپ کا قیام جہاں بھی رہا آپ اپنے اخلاق حسنہ' رعب اور شخصیت کے باعث گویا مالک کی حیثیت سے رہے۔ مسلم کیا اور غیر مسلم کیا' تمام ہی آپ کو بزرگ اور باپ جیسا شفیق و بہی خواہ سمجھتے تھے۔ اور اپنے ذاتی خاندانی اور دیگر

باقی صفحہ 4 پر

ایک اچھی بات

یاد رکھو کہ جو خدا تعالیٰ کی طرف صدق اور اخلاص سے قدم اٹھاتے ہیں وہ کبھی ضائع نہیں کئے جاتے ان کو دونوں جہاں کی نعمتیں دی جاتی ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مٹھی اماں

(مرض الموت اور انتقال پر ملال)

مولوی محمد عبداللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی ریٹائرڈ ڈپٹی ہوم سیکرٹری حکومت آندھرا پردیش حال قاضی جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن لکھتے ہیں۔ (حضرت مٹھی اماں کی وفات کے کچھ عرصہ بعد)

اواخر دسمبر 1969ء میں دمہ کے شدید حملہ سے مٹھی اماں صحت یاب ہو گئیں۔ اس مرض کے حملہ سے چند روز پہلے خواب میں دیگر وفات یافتگان کے علاوہ اہلیہ خان بہادر احمد نواز سے آپ کی ملاقات ہوئی وہ آپ کو بلا رہی ہیں تو آپ نے جواب دیا کہ ہاں میں آتی ہوں۔ گو میرے آنے میں کچھ دیر ہو گئی ہے۔ اس کے بعد 8۔ جنوری کو پھر تکلیف شروع ہو گئی۔ 10۔ جنوری کو طبیعت زیادہ خراب ہو گئی۔ آپ کے لئے رکھا ہوا تابوت کسی اور کے ضرورت پڑنے پر دے دیا گیا تھا اس لئے سیٹھ یوسف اللہ دین صاحب نے اور تابوت تیار کرانے کا انتظام کیا۔ میں پہنچا تو ڈاکٹر اچاریہ صاحب ٹیکے لگا رہے تھے اور پھر آکسیجن دی گئی۔ آپ آنکھیں بند کئے ہوئے تھیں اور کہہ رہی تھیں یا اللہ میری تکلیف کم کر دے۔ کبھی کچھ آرام آ جاتا تھا۔ آٹھ سال پہلے ڈھاکہ میں دل کا خفیف حملہ ہوا تھا۔ معالج کی رائے میں اب بھی یہی عارضہ لاحق تھا۔ سو 14۔ جنوری کو آپ کو نرسنگ ہوم میں داخل کروا دیا گیا تھا۔ 18۔ جنوری کو میں وہاں گیا تو گلوکوز کی نلکی لگی ہوئی تھی بے ہوشی کا عالم تھا۔ لیکن پھر بھی سلام کا جواب دے دیتی تھیں۔ انگلی اٹھاتیں اور اللہ اللہ کہتی تھیں۔ 18۔ 19 جنوری کی درمیانی شب کو ڈھائی بجے آپ ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئیں۔ ہم سب اللہ ہی کے لئے ہیں...... بعد ظہر اللہ دین بلڈنگ کے احاطے میں بیت والے کمرے کے سامنے جنازہ مکرم مولوی سراج الحق صاحب درویش کی امامت میں ادا کیا گیا۔ اور امانتاً تابوت میں قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

حضرت امام جماعت الثانی خاندان حضرت امام جماعت احمدیہ اور قادیان سے آپ بہت محبت رکھتی تھیں۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی دکن میں آمد پر بہت خوش ہوتیں۔ اور آپ کی ملاقات کے لئے بے چین رہتیں اور محترم صاحبزادہ صاحب بھی ہمیشہ اس امر کا خیال رکھتے تھے۔ جلسہ سالانہ کے لئے قادیان جانے کے لئے آپ بے قرار ہوتیں۔ بڑھاپے اور علالت کی وجہ سے کمزور ہونے پر بھی 1966ء کے جلسہ سالانہ پر پہنچنے کا ارادہ تھا۔ اور کہا گو چلنا پھرنا اٹھنا بیٹھنا دوبھر ہے اور قویٰ اجازت نہیں دیتے لیکن جلسہ پر جاؤں گی۔ سیٹھ یوسف اللہ دین صاحب اپنی والدہ کی یہ بات برداشت نہ کر سکے اور کہنے لگے ہم سے دائمی جدائی کا ارادہ کر کے روانہ ہوں اور اللہ تعالیٰ آپ کی نیت کر لے تو ہم آپ کے سائے سے محروم ہو جائیں گے۔ ایسے ارادہ کے ساتھ میں آپ کو نہیں جانے دوں گا۔ اس کی بجائے آپ اس ارادے کا اظہار کریں کہ آپ ہمارے ساتھ واپس ہوں گی۔ تو مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس ارادے کو پورا کرے گا۔ اس پر آپ نے ایسا ہی ارادہ ظاہر کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو واپس بھی لے آیا۔ دہلی میں ٹرین تبدیل کرنے پر ڈبہ میں سوار ہوتی ہوئی گر پڑیں۔ جلسہ میں کرسی پر بٹھلا کر آپ کو پہنچایا جاتا تھا۔ آپ کو وہاں اپنے خاوند کے مزار پر بھی دعا کرنے کا موقعہ ملا۔

حضرت سیٹھ صاحب کی وفات کے بعد سکندر آباد کے احمدی احباب کے لئے آپ برکتوں کا موجب تھیں۔ ہر بے کس اور نادار' اور غریب و بدحال کی باتیں آپ سنتیں اور آپ کی دعاؤں اور ہمدردیوں سے ہر حاجت مند اپنا دامن بھر لاتا۔ آپ وہاں کے خاندانوں اور ان کی بچیوں سے واقف تھیں اور ان کے رشتوں کی فکر میں لگی رہتیں۔ بوقت ملاقات کسی نہ کسی کے رشتہ کی بات کرتیں اور کہتیں کہ جماعت کو یہ مسئلہ حل کرنے کی فکر کرنی چاہئے۔ آپ کے ذریعہ کئی رشتے طے ہوئے۔ میرا بھی رشتہ آپ ہی کی وساطت سے ہوا۔

سب احباب آپ کو مٹھی اماں کے نام سے پکارتے تھے۔ نامعلوم اس نام کا آغاز کس طرح ہوا۔ بے شک آپ کی باتوں میں ایسی مٹھاس تھی کہ جس نے یہ نام تجویز کیا اس کی مردم شناسی قابل داد ہے۔ آپ نے اپنے خاوند کی وفات کے بعد بہت صبر و شکر سے اور رضائے الٰہی کی جستجو میں یہ آٹھ سال گزارے۔ اپنی زندگی میں جہاں آپ نے اپنی اولاد کے سکھ کئی رنگ میں دیکھے وہاں بعض اولاد کی طویل بیماریوں اور وفات وغیرہ کے صدمات بھی مشیت الٰہی جان کر برداشت کئے۔ آپ کے صبر کا یہ عالم تھا کہ ہمیشہ یہ فرماتیں کہ ہم تو راضی برضا ہیں۔ اپنی مرضی اور مشیت کو وہی جانے۔ ہمارا کام دعائیں کرنا ہے۔ اور ہم کرتے چلے جائیں گے۔ آپ پریشان خاطر کو یہ کہہ کر دلاسہ دیتیں کہ دیکھو میرے لئے کتنے دکھ ہیں۔ لیکن بندہ جب خدا کا جوا اپنی گردن پر رکھ لیتا ہے تو پھر اس کے شکوہ کے کیا معنے۔ مشیت ایزدی کے سامنے سر تسلیم خم رکھنا چاہئے۔ اور صبر و شکر کے دامن کو ہاتھ سے جانے نہ دینا چاہئے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ آپ نے اپنے خاوند کے ساتھ (-) پر جانے کی توفیق بھی پائی تھی۔ بڑھاپے اور بیماری کے باوجود پنجگانہ عبادت باجماعت کی ادائیگی کے علاوہ فجر سے پہلے کی

باقی صفحہ 5 پر

بقیہ صفحہ 3

تنازعات کا آپ سے فیصلہ کرواتے تھے۔ حتیٰ کہ نمبردار کو بھی اس وجہ سے آپ کے دروازہ پر اپنی مجلس لگانی پڑتی۔ جس میں اس نے فیصلے کرنے ہوتے۔ آپ خداداد دانشمندی سے معاملات کی تہ تک فوراً پہنچ جاتے اور بالعموم آپ کی رائے ہی قبول کی جاتی۔ ان امور کی وجہ سے لوگ آپ کی خدمت پر بخوشی کمربستہ رہتے۔ اور آپ کو ملازمت میں دیہاتی زندگی میں کبھی کسی تکلیف کا سامنا نہیں ہوا۔ افسر بھی آپ سے احترام سے پیش آتے اور اکثر امور میں آپ کا مشورہ قبول کرتے اور ایماندار سے ایماندار بھی آپ کے ہاں ایک دو وقت کا کھانا کھانے میں کچھ قباحت نہ سمجھتا کیونکہ یہ مہمان نوازی کسی خود غرضی یا رشوت دینے دلانے یا خود ہضم کرنے کی مکروہات سے مبرا ہوتی تھیں۔ آپ رسومات و تکلفات سے بالا تھے۔ لیکن رتبہ کے مطابق اعزاز و تکریم کرنا فرض جانتے تھے۔ آپ مذہب کے معاملہ میں بڑے باغیرت تھے۔ آپ کے حلقہ احباب اور افسران میں سے کسی کو یہ جرات نہ ہوتی تھی کہ آپ کی موجودگی میں احمدیت یا بزرگان سلسلہ کے متعلق ناروا رنگ میں لب کشائی کریں۔

عبادت و ذکر الٰہی میں منہمک رہتے۔ عبادت اول وقت پر باقاعدگی سے ادا فرماتے۔ آخر شب کی عبادت کا اہتمام کرتے۔ سخت جاڑے میں بھی منہ اندھیرے رفع حاجت کے لئے تقریباً ایک میل تک باہر جاتے اور راستہ بھر حمد الٰہی ادعیہ اور اپنی زبان میں دعائیں باآواز بلند پڑھتے رہتے۔ "تیرا فضل تیرا رحم" ورد زبان رہتا۔ تمام افراد خانہ کو عبادت کے لئے بیدار کرتے اور کبھی برداشت نہ کرتے کہ کوئی فرد عشاء ادا کیے بغیر سو جائے یا فجر کے لئے بیدار نہ ہو۔ کوئی بچہ عبادت پڑھے بغیر سو جاتا تو جگا کر عبادت پڑھواتے اور اکثر فرماتے کہ "سستی ایمان کی جڑ پر ایک تبر ہے" چھوٹے بچوں کو سوتے وقت عبادت یاد کراتے اور نرمی اور گرمی سے بچوں کو عبادت کا پابند کراتے۔

آپ اول درجہ کے مہمان نواز تھے۔ خواہ کیسی تنگی ہو کسی سائل کو رد نہ کرتے۔ باوجود مالی حالت کمزور ہونے کے اقارب سے حسن سلوک کرتے۔ اپنے برادر اکبر محترم حکیم جمال الدین صاحب کی شادیاں خود خرچ برداشت کر کے کیں۔ چونکہ حکیم صاحب کا گزارہ صرف جدی اراضی پر تھا اور کوئی ذریعہ آمد نہ تھا اس لئے جدی اراضی انہیں کے لئے وقف رکھی۔ اور اپنی ملازمت کے دوران کبھی اس کی آمد کا مطالبہ نہیں کیا۔ بلکہ اکثر مالیہ وغیرہ بھی اپنے پاس سے ادا کرتے تھے۔ البتہ جب آپ بڑھاپے میں ملازمت سے فارغ ہو کر نقل مکانی کر کے قادیان میں دریار پر دھونی رما کے بیٹھ گئے اور اس وقت ایک بچی بھی بیوہ ہو گئی اور کئی یتیم نواسی نواسے آپ کے پاس تھے تب آپ اپنی عمر کے آخری سات آٹھ سال اپنی اراضی کی آمد لیتے رہے۔ اپنے اکلوتے برادر زادہ کی تعلیم میں میٹرک تک امداد کی اور ہمیں بھی مدد کی تلقین کرتے تھے۔

صبر کا مادہ آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ کو عزیزوں کی وفات' مالی مشکلات اور دیگر کئی قسم کی تکالیف کا سامنا ہوا۔ لیکن آپ ہمیشہ رضائے الٰہی پر صابر رہے کبھی گلہ نہیں کیا۔ ہماری سب سے بڑی دو بہنوں کی شادی کی تاریخوں سے چند دن پہلے ہمارے بڑے بھائی عبدالرحمان صاحب اچانک بیمار ہو کر دو تین دن میں والدین کو داغ مفارقت دے گئے۔ ایک بارات راہوں ضلع جالندھر سے پہنچنے والی تھی۔ گاؤں والوں نے فیصلہ کیا کہ اسے راستہ سے واپس کر دیا جائے لیکن حضرت والد صاحب نے پسند نہ کیا۔ بچے کو دفن کر کے حوالہ بخدا کیا اور بارات کا انتظار کرنے لگے۔ بارات ان حالات سے بے خبر تھی۔ علم ہونے پر ان میں سے بعض نے رخصتانہ ملتوی کرنا پسند کیا۔ لیکن حضرت والد صاحب نے فرمایا کہ ہم تقدیر الٰہی پر راضی ہیں۔ آپ ڈولی (رخصتانہ) لے کر جائیں۔ چنانچہ ہماری دونوں بہنوں کے رخصتانے ہوئے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو آپ کے اس صبر و شکر کا علم ہوا تو بھری مجلس میں آپ کو مخاطب کر کے تحسین کا اظہار فرمایا۔ اور نعم البدل کے لئے دعا فرمائی۔

ملازمت سے فارغ ہونے کے بعد آپ قادیان میں نقل مکانی کر آئے تھے۔ اس وقت آپ کے فرزند اکبر حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب مغربی افریقہ میں آٹھ سالہ دعوت الی اللہ کے بعد پہلی بار مراجعت فرمائے قادیان ہوئے تھے۔ اور وہ پھر تین سال بعد مغربی افریقہ چلے گئے تو والد صاحب جو ان کے پاس رہتے تھے اپنی چھوٹی دختر محترمہ امتہ الحی صاحبہ کے مکان پر دارالفضل میں وفات تک رہائش پذیر رہے۔ موصوفہ نے اپنی ہمت سے بڑھ کر حضرت والد صاحب کی خدمت کی۔

1936ء میں والد صاحب کو کاربنکل نکل آیا۔ میں شجاع آباد (ضلع ملتان) میں اپنے پاس انہیں لے آیا۔ ڈاکٹر چاند نرائن نے نہایت محبت اور توجہ سے علاج کیا۔ اللہ تعالیٰ نے شفا عطا کی لیکن پھر دفعتہً شدید کمر درد نے آ پکڑا۔ اس میں افاقہ ہوا تو ٹانگیں کمزور ہونے لگیں۔ اب آپ کا شدید اصرار تھا کہ آپ کو قادیان پہنچا دوں۔ اور میں آپ کے علاج کے خیال سے متردد تھا۔ لیکن آپ بار بار فرماتے کہ مجھے وہاں پہنچا دو تا کہ میرا آخری وقت وہاں ہی گزرے۔ میں انہیں بھائی حکیم فضل الرحمان صاحب کے خسر حضرت حکیم فضل الحق صاحب کے پاس بٹالہ چھوڑ آیا۔ جنہوں نے نہایت شفقت اور محنت سے ان کا علاج کیا۔

پھر والد صاحب قادیان چلے گئے۔ ٹانگیں جواب دے گئیں لیکن علاج کی خاطر آپ نے باہر جانے سے سختی سے انکار کر دیا اور ہر بار ایک ہی جواب دیا کہ بس اب مر کر ہی اٹھیں گے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ آخری ٹھکانہ پیارے کے دور ملے۔ یہاں بھی حضرت حکیم صاحب کا علاج اور شفقت تادم آخر جاری رہی اور انہوں نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقبول احمد صدیقی لاہور

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کے حالات زندگی پر ایک نظر

○ آپ کی ولادت نومبر1896ء میں بمقام کپور تھلہ ضلع جالندھر ہوئی۔

○ آپ کی ولادت پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آپ کے والد حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی کو خط لکھا "لڑکا نوزاد مبارک ہو اس کا نام محمد احمد رکھ دیں خدا تعالیٰ باعمر کرے"

○ اردو زبان پر عبور حاصل کرنے کے بعد براہ راست جماعت چہارم میں داخلہ لیا اور پہلی پوزیشن میں پاس کیا۔

○ 1915ء میں کپور تھلہ سے میٹرک پاس کیا۔

○ میٹرک تک ہر کلاس میں اول آتے رہے۔

○ 1917ء میں کپور تھلہ سے ہی ایف۔اے کا امتحان پاس کیا۔

○ 1919ء میں اسلامیہ کالج لاہور سے بی۔اے آنرز (فارسی) کیا۔

○ حضرت امام جماعت الثانی کے ارشاد پر ایل ایل بی میں داخلہ لیا اور 1921ء میں لاء کالج لاہور سے وکالت کا امتحان پاس کیا۔

○ مورخہ 29 دسمبر1920ء کو قادیان کے جلسہ میں حضرت امام جماعت الثانی نے آپ کا نکاح ہمراہ نور جہاں بیگم صاحبہ بنت حامد حسین خاں میرٹھی رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ پڑھا۔

○ رخصتانہ کی تقریب مارچ 1922ء کو عمل میں آئی۔

○ 1922ء میں مجلس مشاورت کی ابتداء پر پہلی بار1923ء میں جماعت کپور تھلہ کی نمائندگی کی۔

○ حضرت امام جماعت الثانی نے وقف جدید کی تحریک شروع ہونے پر 1957ء سے ہی آپ کو تاحیات صدر مقرر کیا۔

○ 1949ء سے تاحیات چوالیس سال آپ امیر شہر و ضلع فیصل آباد کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

○ 1952ء تا 1967ء آپ ممبر دارالافتاء رہے۔

○ یکم دسمبر1970ء سے 30 نومبر1975ء تک آپ نائب صدر مجلس افتاء رہے۔

○ دسمبر 1967ء تا 30 نومبر1970ء پھر یکم دسمبر1976ء سے وفات تک آپ صدر مجلس افتاء رہے

○ 1964ء اور 1965ء کی مجالس مشاورت کی صدارت کی۔

○ آپ صد سالہ جوبلی کمیٹی کے 1973ء سے 1990ء تک صدر رہے۔

○ 10 مارچ 1944ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی طرف سے پیش کی جانے والی تحریک وقف جائیداد پر اپنی ساری جائیداد وقف کردی۔

○ آپ نے تمام کتب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ یعنی روحانی خزائن کے تین مرتبہ کپور تھلہ اور تین بار فیصل آباد میں درس دیئے۔

○ آپ 1974ء میں قومی اسمبلی میں پیش ہونے والے جماعت احمدیہ کے وفد کے ممبر تھے۔

○ قیام پاکستان سے قبل کپور تھلہ میں اور بعد میں ایک لمبے عرصہ تک فیصل آباد میں وکالت کرتے رہے۔

○ 1931ء میں کشمیر کمیٹی کے زیر اہتمام حضرت امام جماعت الثانی کی رہنمائی میں قانونی خدمات سرانجام دیتے ہوئے دوسو کشمیریوں کو جیلوں سے رہا کروایا۔

○ 1932ء میں حضرت امام جماعت الثانی کی ہدایت پر کشمیر کے متعلق ساٹھ مقدمات کی پیروی کی۔

○ آپ کی ایک درجن کتب شائع ہو چکی ہیں جس میں عربی زبان کو تمام زبانوں کی ماں ثابت کیا گیا ہے۔

○ آپ اردو اور فارسی کے بلند پایہ شاعر تھے آپ نے بے شمار ایسی نظمیں لکھی ہیں جنہیں فارسی اور اردو ادب میں اعلیٰ مقام حاصل ہے۔

○ حضرت شیخ صاحب نے پچاس زبانوں سے ثابت کیا کہ وہ عربی میں سے نکلی ہیں۔اس ضمن میں آپ نے ایک لاکھ پندرہ ہزار الفاظ سے ثابت کیا کہ یہ الفاظ عربی زبان میں سے نکلے ہیں۔

○ 1993'1992ء میں انٹر نیشنل بائیوگرافیکل سنٹر کیمرج انگلینڈ نے آپ کو انٹرنیشنل مین آف دی ائر کا اعزاز عطا کیا۔

○ آپ کی وفات اپنی رہائش گاہ واقع چنیوٹ بازار فیصل آباد میں 28 مئی 1993ء کو 97 سال کی عمر میں ہوئی۔

بقیہ صفحہ 4

عبادت بھی بجالاتی تھیں۔ چندوں کی ادائیگی کا ان کو خاص خیال رہتا تھا۔ سیٹھ یوسف احمد صاحب سے اس لئے پوچھتیں کہ اپنے والد ماجد کے لٹریچر کی اشاعت کا کام جاری رکھنے کے لئے کوشاں ہیں۔ یہ بھی کہتی تھیں وہ میرا ڈاکٹر بھی ہے۔ وہ ہومیو پیتھک علاج کرتے تھے اور حسب ضرورت اپنے استاد سے بھی مشورہ کرتے تھے۔

یہ مضمون بدر 9۔ اپریل 1970ء میں شائع ہوا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے متقیوں کے لئے چاہا ہے کہ ہر دو لذتیں اٹھائیں۔ بعض وقت دنیوی لذات' آرام اور طیبات کے رنگ میں' بعض وقت عسرت اور مصائب میں۔ تاکہ ان کے دونوں اخلاق کامل نمونہ دکھا سکیں۔ بعض اخلاق طاقت میں اور بعض مصائب میں کھلتے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جماعت احمدیہ برطانیہ کی طرف سے قرارداد تعزیت

بروفات مکرم آفتاب احمد خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ

ہم ممبران جماعت احمدیہ برطانیہ اپنے قابل صد احترام اور محبوب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ مکرم آفتاب احمد خان صاحب کی وفات حسرت آیات پر نہایت گہرے غم و رنج کا اظہار کرتے ہیں مکرم آفتاب احمد خان صاحب یکم اکتوبر96ء بوقت ایک بجے بعد دوپہر اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے لندن میں وفات پاگئے۔

خان صاحب ضلع سیالکوٹ کے ایک پرانے مخلص احمدی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ آپ کے والد کا نام خان ثناء اللہ خان تھا اور آپ حضرت بانی سلسلہ کے جلیل القدر رفیق حضرت مولوی شیخ محمد صاحب آف مزنگ لاہور کے نواسے تھے۔ آپ نے دینی اور دنیوی لحاظ سے نہایت ہی کامیاب زندگی بسر کی اور 72 سال کی عمر میں وفات پائی۔

موصوف نے 1945ء میں تاریخ میں ایم اے کی ڈگری گورنمنٹ کالج لاہور سے حاصل کرنے کے بعد دو سال بطور لیکچرار گورڈن کالج راولپنڈی کام کیا اور پھر انکم ٹیکس آفیسر کے طور پر کام کرنے کا موقعہ ملا۔

انڈین سپیریر سروسز (I. S. S) کا امتحان پاس کرنے پر 1948ء سے 1979ء تک بیرونی ممالک میں نیو یارک' جاکرتا' لندن' نیو دہلی' بغداد اور واشنگٹن ڈی۔ سی پاکستانی سفارتخانوں میں مختلف حیثیتوں سے کام کیا۔ اسی عرصہ میں پاکستانی نمائندہ کی حیثیت سے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاسوں میں شمولیت کا موقعہ ملا۔ اٹلی اور یوگوسلاویہ میں بحیثیت سفیر پاکستان خدمات سرانجام دیں۔

سرکاری ملازمت سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے اپنی خدمات جماعت کے سپرد کردیں۔ اور آخر دم تک نہایت جانفشانی اور اخلاص سے جماعتی خدمات سرانجام دینے کی توفیق پائی۔

1981ء میں جلسہ سالانہ ربوہ کے موقعہ پر تقاریر کا انگریزی میں ترجمہ کرنے کی توفیق ملی اس انتظام کا یہ پہلا موقعہ تھا اور آپ نے نہایت خوش اسلوبی سے اپنے فرائض کو نبھایا۔

مکرم خان صاحب جماعت احمدیہ برطانیہ کے ایک ہردلعزیز اور محبوب امیر تھے۔ انہیں مارچ 1986ء سے لے کر ستمبر 1996ء تک۔ ساڑھے دس سال سے زائد عرصہ بحیثیت ایک کامیاب نیشنل امیر کام کرنے کی توفیق ملی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کی قیادت میں دینی خدمات بجالانے کی توفیق پائی۔ خان صاحب کو امامت سے والہانہ محبت اور گہری عقیدت تھی۔ آپ ایک نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے تمام احباب جماعت میں یکساں ہردلعزیز تھے۔ احباب جماعت سے ہمدردی کرنا۔ خوش خلقی سے پیش آنا اور ایک مشفق و مہربان دوست کی طرح سلوک کرنا آپ کی طبیعت کا خاصہ تھا۔

مکرم خان صاحب نے اپنے پیچھے اپنی اہلیہ عطیہ بیگم صاحبہ کے علاوہ ایک بیٹا (ڈاکٹر بشیر احمد خان صاحب) اور دو بیٹیاں (طاہرہ لطیف شیخ صاحبہ اور عظمیٰ خاں صاحبہ) چھوڑی ہیں۔

ہم ممبران جماعت احمدیہ برطانیہ مکرم آفتاب احمد خاں صاحب کی وفات پر جملہ لواحقین کی خدمت میں دلی تعزیت پیش کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خان صاحب کے درجات بلند فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے نیز انہیں خان صاحب کی خوبیوں کو زندہ رکھنے والا بنائے تاکہ یہ نیکیاں خان صاحب موصوف کے لئے صدقہ جاریہ ثابت ہوں۔ آمین۔

قائم مقام امیر جماعت احمدیہ برطانیہ

قراردادِ تعزیت

مجلس عاملہ انصاراللہ ضلع لاہور کا اجلاس منعقدہ یکم اکتوبر 1996ء اپنے نائب ناظم اشاعت محترم شیخ مبارک محمود صاحب پانی پتی ابن حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی کی وفات پر دلی رنج والم کا اظہار کرتا ہے۔ آپ مورخہ 28۔ ستمبر96ء کو وفات پاگئے۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

موصوف واقف زندگی تو نہ تھے مگر عملی طور پر اپنے آپ کو سلسلہ کے کاموں کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ آپ کو مجلس خدام الاحمدیہ لاہور شہرو ضلع اور علاقہ میں مختلف عہدوں پر خدمات بجالانے کا موقع ملا۔ ایک طویل عرصہ بطور معتمد نہایت احسن رنگ میں کام کرتے رہے۔ اسی طرح مجلس انصاراللہ ضلع لاہور میں بھی مسلسل مختلف عہدوں پر خدمات انجام دیتے رہے۔ جماعت احمدیہ لاہور کی مرکزی مجلس عاملہ کے بھی ممبر رہے۔ الغرض جو خدمت بھی آپ کے سپرد کی گئی آپ نے نہایت محنت، خلوص اور لگن سے سرانجام دی۔ احمدیت کی فدائی۔ نظام سلسلہ کے پابند اور امامت سے حقیقی عشق رکھنے والے تھے۔

ہم دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے اہل خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے بچوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ہم ہیں اراکین مجلس عاملہ وزعماء اعلیٰ انصاراللہ
نظامت ضلع لاہور

تمام بدیوں سے بچنے کی ایک راہ ہے کہ اللہ پر ایمان ہو پس جو شخص (میں اللہ پر ایمان لایا) کا مصداق ہو وہ تمام نیکیوں کا گرویدہ اور بھلائیوں کا پسند کرنے والا ہو گا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

طالبان کا نیا حملہ

افغانستان میں طالبان نے جنرل عبدالرشید دوستم کی افواج کے خلاف بھی جنگ چھیڑ دی ہے۔ طالبان نے دوستم کے زیر قبضہ شمال مغرب کے ایک صوبے پر بھی قبضہ کا دعویٰ کیا ہے اور کہا ہے کہ دوستم کی افواج کے زیر قبضہ ایک اور صوبے پر بھی طالبان نے پیش قدمی کی ہے۔ تاہم جنرل عبدالرشید دوستم کے ترجمان نے ان خبروں کی تردید کی ہے اور کہا ہے کہ ان صوبوں پر قبضہ کرنے کے لئے جنگ جاری ہے۔

بتایا گیا ہے کہ دوستم کی افواج کے ایک طیارے نے کابل ائرپورٹ پر حملہ کیا مگر یہ حملہ ناکام گیا اور پھینکے گئے بم پہاڑیوں میں جاکر گرے اور کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ گزشتہ روز طالبان نے ایک گاؤں پر بمباری کی تھی جس کے نتیجے میں 20۔ افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ جن میں 11 بچے شامل تھے۔

جنرل عبدالرشید دوستم کے ساتھ جنگ بندی کی بات چیت جاری تھی لیکن جنرل دوستم کی طرف سے احمد شاہ مسعود کی افواج کا ساتھ دینے کے بعد طالبان نے اپنا نکتہ نظر بدل لیا ہے۔ اور دوستم کے خلاف بھی نیا محاذ کھول دیا ہے۔ اس وقت طالبان ایک طرف تو احمد شاہ مسعود کی فوجوں سے نبرد آزما ہیں تو دوسری طرف انہوں نے اب جنرل رشید دوستم کے ساتھ بھی جنگ شروع کر دی ہے۔ دوستم کے خلاف جنگ چھیڑنے سے پتہ لگتا ہے کہ طالبان کتنے پر اعتماد ہیں اور ان کو اپنی طاقت کا کس طرح یقین ہے۔

○○○

فاروق عبداللہ کا بیان

مقبوضہ کشمیر کے کٹھ پتلی وزیر اعلیٰ شیخ فاروق عبداللہ نے کہا ہے ان کی حکومت بھارت کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے ان مہاجرین کو دوبارہ بسانے کے لئے اقدامات کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کشمیر کو انڈیا سے کبھی الگ نہیں کر سکتا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ 95 کروڑ بھارتی عوام ان کے ساتھ ہیں۔

دوسری طرف کل جماعتی حریت کانفرنس نے کہا ہے کہ کشمیری رہنما کٹھ پتلی وزیر اعلیٰ کی دھمکیوں سے مرعوب ہو کر پاکستان نہیں جائیں گے۔ بلکہ وہ کشمیر میں رہ کر جدوجہد آزادی میں حصہ لیں گے۔ حریت کانفرنس کے ترجمان نے کہا کہ ان کی کشمیر کی شہریت کوئی ختم نہیں کر سکتا۔ حریت کانفرنس کے رہنماؤں سید علی گیلانی، عبدالغنی لون، محمد یاسین ملک، اور جاوید میر وغیرہ نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ بھارتی حکومت کشمیر کی شناخت اور علامت کو مٹانے کے لئے ہر داؤ آزما رہی ہے۔

مقبوضہ وادی کے مختلف حصوں میں مجاہدین آزادی اور بھارتی افواج کے درمیان تازہ جھڑپوں میں گیارہ بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔ حرکت انصار نامی مجاہد تنظیم کے سرکردہ کمانڈر ابو وقاص سمیت 4 مجاہدین شہد ہو گئے۔ سری نگر کے علاقے چندہ پورہ ہارون میں ایک فوجی ہلاک ہوا۔ حزب المجاہدین نے پالہ پورہ میں بھارتی افواج کے تین اہلکاروں کو ہلاک کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔

○○○

بنگلہ دیش میں مجیب الرحمٰن کے قاتلوں کے خلاف کارروائیاں

بنگلہ دیش میں مسز حسینہ واجد آج کل اپنے باپ اور چچا کے قاتلوں کی تلاش میں ہیں۔ اس ضمن میں ایک ریٹائر فوجی افسر کو گرفتار بھی کر لیا گیا ہے مسز حسینہ واجد کی ہدایت پر قتل میں ملوث افراد کے خلاف کارروائی کی جائے۔ بی بی سی کے مطابق ان کے چچا کے قتل میں ملوث چار افراد کے خلاف کارروائی شروع ہو گئی ہے۔ اور گرفتاریوں کے لئے چھاپے مارے جانے شروع ہو گئے ہیں۔ پولیس نے شیخ مجیب الرحمٰن کے خلاف بغاوت میں ملوث کئی ریٹائرڈ فوجی افسروں کی جائیدادیں قبضہ میں لینی شروع کر دی ہیں۔ یہ افراد بیرون ملک مقیم ہیں۔

بنگلہ دیش کے بانی بنگ بندھو شیخ مجیب الرحمٰن کو ایک فوجی بغات کے دوران ہلاک کر دیا گیا تھا۔ اس واقعہ میں شیخ مجیب کے چچا بھی ہلاک ہو گئے تھے۔ شیخ حسینہ واجد اس وقت ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے زندہ بچ گئی تھیں ورنہ باغیوں نے کسی کو نہ چھوڑا تھا۔ اب حسینہ واجد ملک کی وزیر اعظم ہیں اور اپنے باپ اور چچا کے قاتلوں کے خلاف کارروائی کر رہی ہیں۔ شیخ مجیب کے قاتلوں کے خلاف پہلے ہی کارروائی شروع ہو چکی ہے۔

1971ء کی جنگ میں پاکستانی فوج کے ہتھیار ڈالنے کے بعد 17۔ دسمبر 1971ء کو بنگلہ دیش کے قیام کا اعلان کیا گیا تھا۔ اس وقت شیخ مجیب قید میں تھے سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے ان کو رہا کر دیا تھا۔ جس کے بعد انہوں نے واپس جاکر اپنے ملک کی قیادت سنبھال لی تھی۔ ان کے قتل کے بعد ملک میں کئی فوجی انقلاب آئے اور جنرل ضیاء الرحمٰن اور پھر جنرل حسین محمد ارشاد نے ملک کے اقتدار پر قبضہ کر لیا تھا۔ جنرل ارشاد کی حکومت کا تختہ الٹے جانے کے بعد ملک میں عام انتخابات کرائے گئے جن میں سابق وزیر اعظم مسز خالدہ ضیاء برسراقتدار آئیں۔ حالیہ الیکشن میں سابق وزیر اعظم کی پارٹی شکست کھا گئی تھی اور حسینہ واجد برسراقتدار آگئی تھیں۔

○○○

عراق کے تیل کی فروخت

عراق نے اقوام متحدہ کو آگاہ کیا ہے کہ اقوام متحدہ نے عراق کو دو بلین (دو ارب) ڈالر کا تیل فروخت کرنے کی اجازت دی ہے۔ عراق اس تیل کو عالمی منڈیوں کی قیمتوں کے مطابق فروخت کرے گا۔ عراق نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کی کمیٹی کو عراقی تیل کی قیمت مقرر کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہئے۔ اگر عراق کی یہ بات نہ مانی گئی تو عراق اس سہولت سے فائدہ نہیں اٹھائے گا اور اپنا تیل فروخت نہیں کرے گا۔

عراق پر اقوام متحدہ کی جو اقتصادی پابندیاں 1990ء سے عائد ہیں۔ اس کے تحت عراق کو اپنا تیل فروخت کرنے کی بھی اجازت نہیں۔ تاہم سخت عالمی دباؤ کے بعد اقوام متحدہ نے عراق کو دو ارب ڈالر کا تیل فروخت کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ اس رقم سے عراق اپنے لئے خوراک اور ادویات خریدے گا جن کی ملک میں بے حد قلت ہے۔ ابھی تک اس معاہدے پر عمل نہیں ہو سکا ہے۔

○○○

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 30841 میں نجمہ انور زوجہ مکرم حفیظ الرحمٰن انور قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 96-4-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/8 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی 900 گرام مالیتی -/77500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 DM ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/8 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نجمہ انور جرمنی گواہ شد نمبر 1 حفیظ الرحمٰن انور خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالحکیم خان وصیت نمبر 24111۔

مسل نمبر 30842 میں عنایت بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری بشارت احمد صاحب قوم چوہان پیشہ خانہ داری عمر 69 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 96-5-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر -/200 روپے بذمہ خاوند۔ زمین 10 کنال 12 مرلہ واقع فتح پور ضلع گجرات مالیتی -/60000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 DM ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عنایت بیگم جرمنی گواہ شد نمبر 1 ملک محمد احمد جرمنی گواہ شد نمبر 2 طاہر احمد جرمنی۔

مسل نمبر 30843 میں عنایت بی بی بیوہ ہدایت علی صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 67 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 93-5-25 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ دو ایکڑ زمین واقع چک نمبر 241 باکڑا ضلع بہاولنگر مالیتی......۔ 2۔ نصف 1/2 ایکڑ زمین واقع چک نمبر B- E/138 بورے والا ضلع وہاڑی......۔ 3۔ زیور طلائی دو تولہ مالیتی -/6000 روپے۔ اور نقد رقم -/1500 DM۔ اس وقت مجھے مبلغ -/506 DM ماہوار بصورت سوشل الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عنایت بی بی جرمنی گواہ شد نمبر 1 چوہدری ناصر احمد جرمنی گواہ شد نمبر 2 چوہدری محمد اسماعیل وصیت نمبر 11745۔

مسل نمبر 30844 میں مقصودہ شاہین زوجہ مکرم عبدالاحد خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لندن بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 96-6-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی وزنی ساڑھے سات تولہ مالیتی -/750 پونڈ۔ 2۔ سلائی مشین مالیتی -/25 پونڈ۔ 3۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 پونڈ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی

خلافت لائبریری ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مقصودہ شاہین لندن گواہ شد نمبر1 مبارک احمد شاہد وصیت نمبر 23045 گواہ شد نمبر2 ڈاکٹر سردار حمید احمد وصیت نمبر 21762۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم انور ندیم علوی صاحب ایڈووکیٹ کی والدہ محترمہ کی دائیں آنکھ کا آپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔ آپریشن کامیاب رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام پیچیدگیوں سے بچائے اور مکمل شفا عطا کرے۔

○ مکرم چوہدری غلام محمد صاحب آف ونجواں ساکن دارالعلوم غربی ربوہ سیکرٹری وقف جدید دو روز سے شدید علیل ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں کمزوری اور ضعف بہت ہے۔ احباب سے ان کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترم نواب الدین صاحب مورخہ 23-10-96 کو بقضاء الٰہی بعمر قریباً پچانویں سال وفات پا گئے ہیں۔ آپ کا جنازہ محترم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد مولانا سلطان محمود انور صاحب نے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں پڑھایا اور قبرستان عام میں قبر تیار ہونے پر مکرم لعل الدین صاحب صدیقی نے دعا کروائی۔ (آپ مکرم بشیر احمد صاحب کارکن دفتر آڈٹ صدر انجمن احمدیہ کے والد تھے) احباب کرام ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

احمدیہ ٹیلیویژن انٹرنیشنل

آج کے پروگرام

بدھ 30۔اکتوبر۔1996ء

12-00	جرمن پروگرام۔
1-00	زات۔اردو کلاس۔نیا۔
2-00	اراؤنڈ دی گلوب۔ہماری کائنات۔
2-30	متفرق پروگرام۔
3-00	ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔29-10-96۔
4-00	فرنچ زبان سیکھئے۔
4-30	حکایات شیریں۔
5-00	تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
5-30	چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔(دوبارہ)۔
6-00	لقاء مع العرب۔
6-30	طبی معاملات۔ دانتوں کی بیماریاں ڈاکٹر سلطان اے مبشر۔ ڈاکٹر نصیر۔اے۔خان۔کے ساتھ۔
7-30	ایک نو احمدی کے ساتھ گفتگو۔ مسز اور ڈاکٹر عبدالعلیم۔
8-00	(صبح) اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00	فرنچ زبان سیکھئے۔
9-30	حکایات شیریں۔(دوبارہ)۔
10-00	ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام
11-30	چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ۔
12-00	روسی پروگرام۔
12-30	اراؤنڈ دی گلوب۔ہماری کائنات۔
1-30	متفرق پروگرام۔
2-00	لقاء مع العرب۔
3-00	اردو پروگرام۔ تقریر مولانا سلطان محمود انور۔
4-00	اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)۔
5-00	تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
5-30	عربی زبان سیکھئے۔
6-00	افریقن پروگرام۔
7-00	نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی پروگرام۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ 30-10-96
8-00	درثمین۔حصہ 14۔
9-00	لقاء مع العرب۔
10-00	فرنچ پروگرام۔
11-00	تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30	چلڈرنز کارنر۔
	جماعت احمدیہ الرابع۔29-10-96۔
11-00	تلاوت۔حدیث۔خبریں۔

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے ایک یقینی ذریعہ

ا۔ جنوری 1991ء میں ہماری پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 258 گھرانوں کے 923 مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جارہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کر کے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوش خبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جارہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس مبارک تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی یہ گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پا سکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

ج۔ نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثا توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم، اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

اعلان داخلہ

○ انسٹی ٹیوٹ آف کلینیکل سائیکالوجی کراچی یونیورسٹی نے پوسٹ Magistral ڈپلومہ۔ ایم۔ فل۔ اور Ph.D پروگراموں میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ ان پروگراموں میں داخلہ کے خواہش مند طلبہ درخواست اور Biodata۔15۔نومبر 96ء تک مندرجہ ذیل ایڈریس پر ارسال کریں۔

ڈائریکٹر انسٹی ٹیوٹ آف کلینیکل سائیکالوجی 118۔ بلاک 20۔ ابو العصر حفیظ جالندھری روڈ گلستان جوہر کراچی 75290

(نظارت تعلیم)

پتہ درکار ہے

○ مکرم منیر احمد صاحب بھٹی وصیت نمبر 17588 ولد مکرم علی محمد صاحب ساکن مکان نمبر 587 بلاک B شاہ بھٹائی کالونی کراسنگ کورنگی۔ کراچی کا 1994ء کے بعد دفتر ہذا سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔ اگر موصی صاحب خود پڑھیں یا ان کے عزیز و اقارب پڑھیں تو مکمل ایڈریس کے ساتھ دفتر ہذا کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

روزنامہ الفضل کے ٹیلی فون نمبر میں تبدیلی

روزنامہ الفضل ربوہ کا ٹیلی فون **449** کی بجائے تبدیل ہو کر اب **213029** ہو گیا ہے۔ جملہ قارئین کرام نوٹ فرمالیں۔ مینیجر

بقیہ صفحہ 1

تعالیٰ میں طاقت ہے اور وہ ایسا کر سکتا ہے کہ اس کی آمدنی کم کر دے اور یہ بھی کر سکتا ہے کہ اپنے دین کے لئے کوئی اور سامان پیدا کر دے۔ پھر اپنے ہاتھ سے اس کی راہ میں کیوں نہ دے دیا جائے۔ وہ تو اپنے لئے خود بھی کاٹ سکتا ہے:۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سنایا کرتے تھے کہ ایک بادشاہ تھا اس کا خرچ بہت بڑھ گیا تو اس نے خرچ کے کم کرنے کے لئے کچھ نوکر موقوف کر دیئے۔ رات کو اس نے رویا دیکھی کہ خزانوں کے دروازے کھلے ہیں اور روپوؤں کی گاڑیاں بھر بھر لے جارہی ہیں۔ اس نے پوچھا تم کون ہو اور کیا کر رہے ہو۔ ایک نے کہا کہ ہم فرشتے ہیں اور خدا تعالیٰ نے ہمیں کہا ہے کہ ہم پہلے ان لوگوں کو اس شخص کی معرفت دیتے تھے اب اس نے ان کو نکال دیا ہے اس لئے جہاں جہاں وہ جائیں ان کے لئے وہاں پہنچاؤ اس لئے ہم یہ گاڑیاں بھر بھر کر لے جارہے ہیں۔ اس نے صبح اٹھ کر تمام ملازمین کو واپس بلا لیا۔

تو خدا تعالیٰ اس رنگ میں بھی دلواتا ہے۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کے لئے خرچ کرتے ہیں ان کی آمدنیوں میں ترقی ہوتی ہے۔

(از خطبہ 3 نومبر 1916ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت لائبریری ربوہ

خبریں

ربوہ : 29- اکتوبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 16 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 29 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم نے فوری طور پر وزارت خزانہ کو نئے سرے سے ترتیب دے دیا ہے۔ خزانے کے مشیر مسٹر وی اے جعفری اور وزیر مملکت مخدوم شہاب الدین کی جگہ مسٹر نوید قمر کو مکمل وزیر خزانہ اور مسلم کمرشل بینک کے صدر مسٹر حسین لوائی کو وزارت خزانہ کا مشیر بنا دیا گیا ہے سیکرٹری خزانہ کو بھی بدل دیا گیا ہے اور مسٹر معین افضل کو نیا سیکرٹری خزانہ بنایا گیا ہے۔ وفاقی کابینہ میں ایک اور تبدیلی یہ کی گئی ہے کہ انسانی حقوق کی وزارت کا چارج ڈاکٹر شیر افگن کو دے دیا گیا ہے۔ یہ چارج مسٹر اقبال حیدر کے پاس تھا جن کو اٹارنی جنرل بنا دیا گیا ہے۔

○ جماعت اسلامی کا دھرنا دوسرے روز اسلام آباد میں پارلیمنٹ کے سامنے پہنچ گیا۔ پروفیسر غفور اور منور حسن کی قیادت میں ہزاروں کارکن پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے جمع ہو گئے۔ شرکاء نے دو نفل شکرانہ کی نماز ادا کی۔ ان افراد کو بھگانے کے لئے پولیس نے زبردست شیلنگ کی۔ قاضی حسین احمد پارلیمنٹ ہاؤس نہ پہنچ سکے۔ آب پارہ چوک اور ملحقہ علاقوں میں سارا دن ہنگامے ہوتے رہے۔ 12 گھنٹے تک پولیس کی مظاہرین کے خلاف جھڑپیں ہوتی رہیں۔ کارکنوں اور پولیس میں آنکھ مچولی ہوتی رہی۔ اسلام آباد میں ریالٹو چوک سے فیض آباد تک مری روڈ کا کئی کلومیٹر علاقہ جھڑپوں کا مرکز بنا رہا۔

○ جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد پروفیسر خورشید اور پروفیسر غفور کو گرفتار کر لیا گیا۔ لیکن بعد ازاں گرفتار شدگان کی خرابی صحت کے پیش نظر ان کو رہا کر دیا گیا۔ تاہم ان پر مقدمے چلیں گے۔ مسلم لیگ (ن) کے مسٹر اعجاز الحق کو گرفتار کر کے ایک ماہ کے لئے نظر بند کر دیا گیا ہے اور اڈیالہ جیل میں بھیج دیا گیا ہے۔ ان کو صبح ساڑھے پانچ بجے ان کی رہائش گاہ سے گرفتار کیا گیا۔ مسٹر اعجاز الحق کے سسر ریٹائرڈ جنرل رحیم الدین اطلاع ملتے ہی پہنچ گئے۔ گرفتاری کے وقت گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ نواز شریف استعفے فوراً اسپیکر کو بھجوا دیں۔ حکومت نے اپنے سرکاری "دانہ پانی" پر مہر لگا دی۔ ان کی گرفتاری کو ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا گیا ہے۔

○ پولیس کی ناکامی پر رینجرز نے اسلام آباد کا کنٹرول سنبھال لیا۔

○ لاہور میں جماعت اسلامی کے کارکنوں نے دوسرے روز بھی مظاہرے کئے۔ پتھراؤ کیا گیا۔ جماعت اسلامی کی ذیلی تنظیم اسلامی جمعیت طلبہ اور جماعت اسلامی کے مظاہرین نے سڑکوں پر ٹائر جلائے اور رکاوٹیں کھڑی کر کے ٹریفک بلاک کر دی۔ متعدد گاڑیوں کو بھی نقصان پہنچایا گیا۔ منصورہ کے باہر سڑک پر مظاہرین نے پتھراؤ کیا جس سے 3-4 گاڑیوں کو نقصان پہنچا۔

○ وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ بے مقصد دھرنے سے ملکی امیج متاثر ہوا ہے۔ اب اسے ختم کر دیا جائے۔ کوئی فاتح یا مفتوح نہیں۔ معیشت پر منفی اثرات مرتب ہوئے۔

○ تیسرے روز بھی لاہور راولپنڈی روٹ پر ٹریفک بحال نہ ہو سکی۔ جہلم اور کھاریاں میں بارہ بارہ فٹ مٹی ڈال کر سڑک بند کر دی گئی سرائے عالمگیر اور کھاریاں کے درمیان پولیس اور دھرنا قافلوں میں آنکھ مچولی ہوتی رہی۔ گاڑیوں کی میلوں لمبی لائنیں لگ گئیں۔ مسافر پیدل چلنے پر مجبور ہو گئے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس خلیل الرحمان نے کہا ہے کہ اٹارنی جنرل کل پیش نہ ہوئے تو وٹو کیس کل نبٹا دیا جائے گا۔ اٹارنی جنرل کے پیر کے روز پیش نہ ہونے پر فاضل عدالت نے کہا کہ ضروری ہوا تو بدھ کو رات نو بجے تک بھی سماعت جاری رکھی جائے گی۔ اب یہ کیس ملتوی نہیں کیا جائے گا۔ ڈپٹی اٹارنی جنرل نے کہا کہ اٹارنی جنرل سپریم کورٹ اسلام آباد میں مصروفیت کے باعث پیش نہیں ہو سکے۔ سماعت بدھ تک ملتوی کر دی جائے۔ مزید التوا نہیں مانگیں گے مسٹر ایس ایم ظفر نے کہا کہ اس روز دلائل مکمل کر کے کیس نبٹا دیا جائے۔ ڈپٹی اٹارنی جنرل نے کہا کہ عدالت دلائل سے زبردستی نہیں روک سکتی۔

○ سینٹ میں جماعت اسلامی کے دھرنا پروگرام پر ہنگامہ خیز تقاریر کی گئیں اپوزیشن کے سینیٹروں نے کہا کہ ملک جیل خانہ بن گیا ہے۔ ایمر جنسی نافذ ہے۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ "جماعت اسلامی جنگ ہار چکی ہے۔" وزیر مملکت برائے قانون رضا ربانی نے کہا کہ دھرنا قانون کی خلاف ورزی میں آتا ہے۔

○ دھرنا کی اجازت دینے کے بارے میں حکومت نے قائم مقام صدر مسٹر وسیم سجاد کی بات بھی نہیں مانی۔ جماعت نے کہا تھا کہ پارلیمنٹ سے 200 گز دور دھرنا کی اجازت دے دیں۔ پرامن رہنے کی ضمانت دیتے ہیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ میں پنجاب حکومت کی طرف سے ایک نئی درخواست دائر کی گئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ مسٹر منظور احمد وٹو کی رٹ درخواست مسترد کی جائے۔ سابق وزیر اعلیٰ کو اسمبلی میں نہ اکثریت تھی اور نہ اب ہے۔ اسی لئے وہ مہلت مانگ رہے ہیں۔ عدالت نے مسٹر وٹو کو نوٹس جاری کر دیا ہے۔

○ پنجاب اسمبلی کے سپیکر مسٹر محمد حنیف رامے نے کہا ہے کہ پنجاب حکومت کو کچھ ہو بھی گیا۔ تب بھی میں ہی سپیکر رہوں گا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے کسی ہنگامی صورت حال کی وجہ سے نہیں بلایا گیا۔ حکومت کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔

○ مرتضیٰ بھٹو کے قتل کی تحقیقات کے لئے برطانوی ٹیم کراچی پہنچ گئی ہے۔ ٹیم نے کرائمز برانچ پولیس کے سینئر افسروں سے ملاقات کی۔ غیر ملکی ٹیم کی تحقیقات کو لاہور ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا گیا ہے۔ ڈپٹی اٹارنی جنرل کو عدالت نے اس بارے میں نوٹس جاری کر دیا ہے۔

○ سانحہ ٹنڈو بہاول میں نو دیہاتیوں کو قتل کرانے کے مجرم میجر (جس کو تنزلی کے بعد کیپٹن بنا دیا گیا تھا) ارشد جمیل کو حیدر آباد جیل میں پھانسی دے دی گئی۔ فوج کے تین افسر اور ٹنڈو بہاول کے مقتولین کے ورثاء بھی پھانسی گھاٹ پر موجود تھے مجرم نے ٹنڈو بہاول سے 10- افراد کو اغوا کیا اور ایک زمیندار کی ملی بھگت سے ان میں سے 9 کو جام شورو میں دریائے سندھ کے کنارے ہلاک کر دیا۔ ارشد جمیل نے کہا کہ افسوس میرے دماغ میں فتور آ گیا تھا۔ جس کی وجہ سے مجھے یہ دن دیکھنا پڑا۔

○ مرید کے میں بینک ڈکیتی میں متعلقہ عملے کو سٹرانگ روم میں بند کر کے دس لاکھ روپے لوٹ لئے گئے۔ جاتے ہوئے عملے کی جیبیں بھی صاف کر گئے۔

○ ایک اخبار کی خصوصی تجزیاتی رپورٹ میں یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ صدر مملکت بے نظیر کو ڈسپلن میں لانا چاہیں گے۔ جبکہ بے نظیر بھٹو مارچ تک وقت نکالنا چاہیں گی۔ اس لڑائی سے نواز شریف فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ نواز شریف نے اپنے سارے انڈے صدر کی ٹوکری میں ڈال دیئے ہیں۔ صدر ان کی خواہش پر عمل نہیں کرتے تو نواز شریف کے سارے کئے کرائے پر پانی پھر جائے گا۔ اقتدار بدلنے والی قوتوں نے بھی فی الحال نواز شریف کی خواہشات کو پورا کرنے کا اشارہ نہیں دیا۔ صدر بے نظیر کی جگہ کوئی کمزور وزیر اعظم لا کر خود طاقتور بننے کی خواہش کر سکتے ہیں۔ لیکن بے نظیر اور نواز شریف دونوں کسی صورت طاقتور صدر کی خواہش کا ساتھ نہیں دے سکتے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ نے انتظامیہ کی طرف سے سڑکوں پر رکاوٹیں کھڑی کرنے اور نقل و حرکت روکنے کا از خود نوٹس لیتے ہوئے ڈی آئی جی' ڈی سی' اور ایس ایس پی راولپنڈی کو توہین عدالت کا نوٹس دے دیا ہے۔ عدالت نے دریافت کیا ہے کہ عورتوں اور بچوں اور بیماروں کو نقل و حرکت سے روکنا کس قانون کے تحت جائز ہے۔ افسروں کا فرض ہے کہ وہ صرف قانونی اور آئینی احکامات پر عمل کریں۔ غیر قانونی احکامات ماننے سے انکار کر دیں۔ معطلی پر آزاد عدلیہ ان کی مدد کو موجود ہے۔

○ ملتان میں سپاہ صحابہ کے راہنما حافظ عبد المنعم کو قتل کر دیا گیا۔

○ لاہور ائیر پورٹ پر بم دھماکہ کے ملزم اسحاق نے الزام کو جھوٹا قرار دے دیا ہے۔

○ میر مرتضیٰ بھٹو کے قتل کی سماعت کرنے والے عدالتی ٹریبونل کے سامنے بیان دیتے ہوئے آئی جی سندھ نے کہا کہ آپریشن کے بارے میں مجھے علم نہیں تھا۔ انہوں نے بتایا کہ واجد درانی وزیر اعلیٰ کے حکم پر ایس ایس پی بنائے گئے۔ سیکرٹری داخلہ نے بیان میں کہا کہ مرتضیٰ کی گرفتاری کا کوئی حکم نہیں دیا۔ انہوں نے بتایا کہ مجھے اس سانحہ کی اطلاع چیف سیکرٹری نے دی۔ ٹریبونل کے سربراہ سپریم کورٹ کے جج مسٹر جسٹس ناصر اسلم زاہد نے کہا کہ ہم فیصلہ انصاف کے مطابق کریں گے۔ اگر غنویٰ بھٹو سمجھتی ہیں کہ ہم دباؤ میں آ جائیں گے تو یہ تاثر ٹھیک نہیں ہے۔

○ وفاقی وزیر مسٹر جہانگیر بدر نے کہا ہے کہ قاضی دہاڑی دار اور پروفیشنل لوگوں کے ذریعے ایجی ٹیشن کروا رہے ہیں۔

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ
4-30 تا 8-30 شام
اقصیٰ چوک ربوہ

سستا علاج
بذریعہ ہومیوپیتھک ادویات
ہومیو ڈاکٹر عزیز احمد خان
D.H.M.S. R.H.M.P.
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار۔ ربوہ
فون: 212399 گھر 211399

سونی غیر ملکی ٹی وی بمعہ گارنٹی پارٹس اور پکچر ٹیوب بازار سے بارعایت خریدنے کیلئے
عثمان الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ حجاب بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ
لاہور
فون: 7231680-7231681
7223204-735105

ربوہ اور گردونواح کے
ربوہ کے ہر محلہ میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی
خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع
دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے)
ربوہ
فون آفس 212764 گھر: 211379

دوا تو بہانہ ہے اصل شفا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ۔ کامیاب علاج
زد جام عشق | نواب شاہی
شباب آور موتی | حب نشاط
○ فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں
○ بیرونی مریض پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534